# سورة البقرة

## آيات ١٣١ - ١٣٨

اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗۤ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١٣١ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ
اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ۙ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِيْ ؕ قَالُوْا
نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَ اِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚۖ وَّ
نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝١٣٣ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا
كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝١٣٤ وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى
تَهْتَدُوْا ؕ قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝١٣٥ قُوْلُوْۤا
اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلٰۤى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ
يَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ وَمَاۤ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَاۤ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ
لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۫ۖ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝١٣٦ فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَاۤ
اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۚ

فَسَيَكۡفِيۡكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ؕ ﴿۱۳۷﴾

صِبۡغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنۡ اَحۡسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبۡغَةً ۫ وَّنَحۡنُ لَهٗ عٰبِدُوۡنَ ﴿۱۳۸﴾

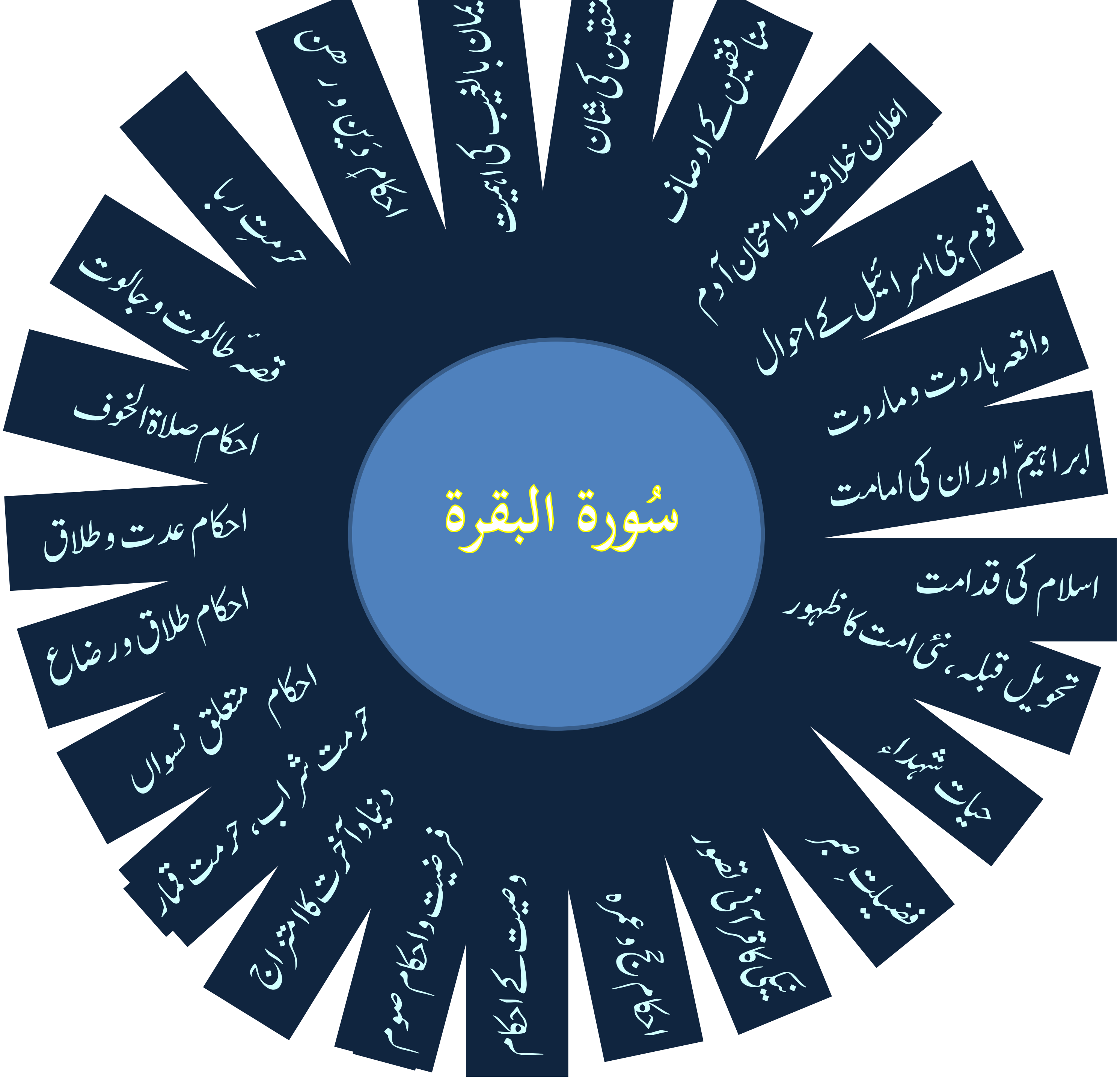

سُورۃ البقرۃ
متقین کی شان
منافقین کے اوصاف
اعلان خلافت و امتحان آدم
قوم بنی اسرائیل کے احوال
واقعہ ہاروت و ماروت
ابراہیمؑ اور ان کی امامت
اسلام کی قدامت
تحویل قبلہ، نئی امت کا ظہور
حیات شہداء
فضیلت صبر
بیت اللہ کا قرآنی تصور
احکام حج و عمرہ
وصیت کے احکام
فرضیت و احکام صوم
دنیا و آخرت کا امتزاج
حرمت شراب، حرمت قمار
احکام متعلق نسواں
احکام طلاق و رضاع
احکام عدت و طلاق
احکام صلاۃ الخوف
قصہ طالوت و جالوت
حرمت ربا
احکام دَین و رھن
ایمان بالغیب کی اہمیت

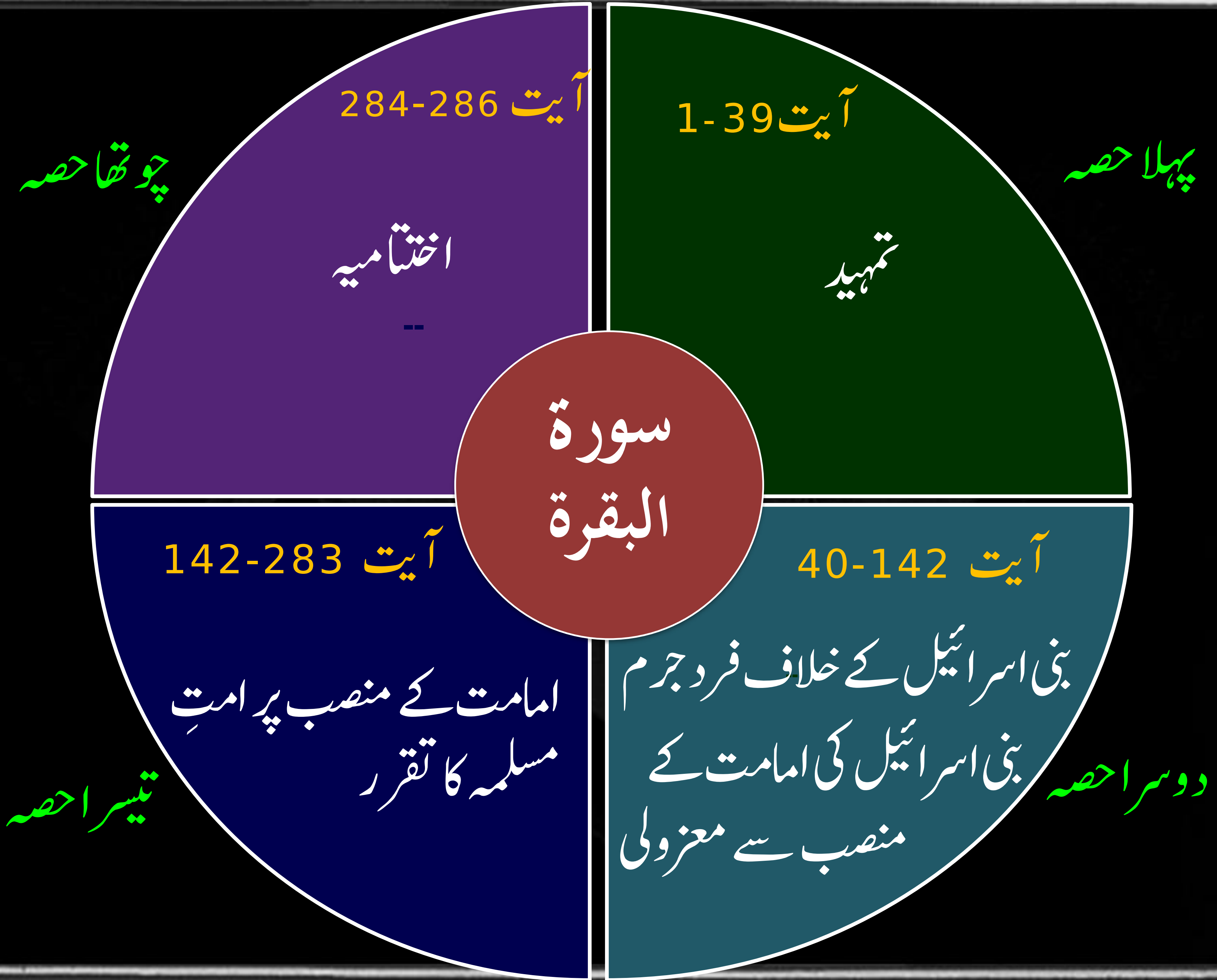
سورۃ البقرۃ
پہلا حصہ
آیت 1-39
تمہید
دوسرا حصہ
آیت 40-142
بنی اسرائیل کے خلاف فرد جرم
بنی اسرائیل کی امامت کے منصب سے معزولی
تیسرا حصہ
آیت 142-283
امامت کے منصب پر امتِ مسلمہ کا تقرر
چوتھا حصہ
آیت 284-286
اختتامیہ

بنی اسرائیل کے خلاف
فردِ جرم۔ انکی امامت کے
منصب سے معزولی
آیت 40-142
آیات 40-46
بنی اسرائیل کو اسلام
کی دعوت
آیات 47-48
بنی اسرائیل کو آخرت
کی یاددہانی
آیات 49-79
بنی اسرائیل پر احسانات اور
ان کی عہد شکنیوں اور
جرائم کی تاریخ
آیات 80-89
بنی اسرائیل کا نسلی تعصب و تفاخر
ان سے عہد و پیمان
ان کا طرزِ عمل
آیات 90-123
بنی اسرائیل کا بغی اور انکا
نسلی تعصب ۔ ان کے
مزید جرائم، ان کا حسد،
فردِ جرم کی مزید دفعات
آیات 124-141
بنی اسرائیل کو اپنے آباء
ابراہیمؑ، اسماعیلؑ، اسحاقؑ اور
یعقوبؑ کا راستہ اختیار کرنے
کی دعوت

اِذۡ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗۤ اَسۡلِمۡ ۙ قَالَ اَسۡلَمۡتُ لِرَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۱۳۱﴾

اِذۡ قَالَ -جب کہا

لَهٗ رَبُّهٗۤ - اس سے اس کے رب نے

اَسۡلِمۡ - توفرماں بردار ہو

قَالَ - (تو) اس نے کہا

اَسۡلَمۡتُ - میں فرماں بردار ہوا

( س ل م )

أَسْلَمَ يُسْلِمُ ، إِسْلَامًا - (IV)

اسلام قبول کرنا، ہتھیار ڈالنا، مطیع ہونا

اردو میں - اسلام، اسلم، مسلم، سلیم، تسلیم، مسلّم، سلام، سالم، مسلمان

لِرَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ - تمام جہانوں کے رب کے لئے

إِذْ قَالَ لَهُۥ رَبُّهُۥٓ أَسْلِمْ ۖ قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿١٣١﴾

جب اس کے رب نے اس سے کہا: "مسلم ہو جا"، تو اس نے فوراً
کہا: "میں مالک کائنات کا "مسلم" ہو گیا

**Behold! his Lord said to him: "Bow (thy will to Me):" He said: "I bow (my will) to the Lord and Cherisher of the Universe."**

محمد اقبال

إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْ ۖ قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٣١﴾

## اللہ کے لیے مسلم (فرماں بردار) ہونے کا اقرار (مسلم ہونا سپرد کردینا، حوالے کردینا)

- اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کر دینے کا کیا مطلب ہے؟
  - ✓ انسان کا سر اللہ کے سوا کسی کے سامنے نہ جھکے
  - ✓ دل میں کسی کی محبت اللہ کی محبت پر غالب نہ آئے
  - ✓ دل میں ہر نفرت کا آخری حوالہ صرف اللہ کی ذات ہو
  - ✓ زندگی کی منزل صرف رضائے الٰہی ہو
  - ✓ دل میں اللہ کے سوا کسی کا خوف نہ ہو
  - ✓ دل میں اپنی ذات کی بڑائی نہیں بلکہ اللہ کے دین کے غلبے کی خواہش ہو
  - ✓ اپنی ذات کا سفر اللہ کے سوا کسی اور طرف نہ ہو،
  - ✓ اپنی نماز، قربانی، اپنا مرنا اور جینا صرف سب کچھ صرف اور صرف اللہ کے لیے ہو

ان تمام حوالوں سے ابراہیمؑ کی ذات والا صفات مکمل اطاعت و فرمانبرداری کا بہترین نمونہ

وَوَصّٰى بِهَاۤ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ ؕ يٰبَنِىَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾

وَوَصّٰى بِهَاۤ - اور وصیت کی اس کی

وصیت - خصوصی (تاکیدی) نصیحت

اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ - ابراہیمؑ نے اپنے بیٹوں کو اور یعقوب نے

يٰبَنِىَّ - اے میرے بیٹو

بني - اصل میں بَنِيْن تھا، اضافت کی وجہ سے نون گر گیا

اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى - بیشک اللہ نے چُنا

لَكُمُ الدِّيْنَ - تم لوگوں کے لیے اس دین کو

فَلَا تَمُوْتُنَّ - تو تم لوگ ہرگز نہ مرنا

مَاتَ يَمُوْتُ ، مَوْتًا - مرنا، فوت ہونا

اِلَّا وَاَنْتُمْ - مگر اس حال میں کہ تم (ہو)

مُّسْلِمُوْنَ - فرماں بردار کرنے والے ہو

وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ ؕ يٰبَنِىَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ
فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ؕ ﴿۱۳۲﴾

اسی طریقے پر چلنے کی ہدایت اس نے اپنی اولاد کو کی تھی اور اسی کی وصیت یعقوبؑ اپنی اولاد کو کر گیا اس نے کہا تھا کہ: "میرے بچو! اللہ نے تمہارے لیے یہی دین پسند کیا ہے لہٰذا مرتے دم تک مسلم ہی رہنا"

The same did Abraham enjoin upon his sons, and also Jacob, (saying): O my sons! Lo! Allah has chosen for you the (true) religion; hen die not except in the Faith of Islam."

اَمۡ كُنۡتُمۡ شُهَدَآءَ اِذۡ حَضَرَ يَعۡقُوۡبَ الۡمَوۡتُ ۙ اِذۡ قَالَ لِبَنِيۡهِ مَا تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡۢ بَعۡدِىۡ ؕ

اَمۡ - کیا

اَم- استفہام انکاری ہے-یعنی تم اس وقت موجود نہ تھے

كُنۡتُمۡ شُهَدَآءَ - تم تھے موجود

اِذۡ حَضَرَ - جب آئی

يَعۡقُوۡبَ الۡمَوۡتُ - یعقوب علیہ السلام کو موت

اِذۡ قَالَ - جب اس نے کہا

لِبَنِيۡهِ -اپنے بیٹوں سے

مَا تَعۡبُدُوۡنَ - کس کی تم عبادت کروگے

مِنۡۢ بَعۡدِىۡ - میرے بعد

قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰـهًا وَّاحِدًا ۚ ۖ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿١٣٣﴾

قَالُوْا نَعْبُدُ - انہوں نے کہا ہم عبادت کریں گے

اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ - آپ کے الٰہ کی اور آپ کے آباء کے الٰہ کی

اِبْرٰهٖمَ - ابراہیم (کے الٰہ کی)

وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ - اور اسماعیل اور اسحاق (کے الٰہ کی)

اِلٰـهًا وَّاحِدًا - جو کہ واحد الٰہ ہے

وَّنَحْنُ لَهٗ - اور ہم اس کی ہی

مُسْلِمُوْنَ - فرماں برداری کرنے والے ہیں

اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ۙ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ
بَعْدِيْ ؕ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَ اِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ اِلٰهًا
وَّاحِدًا ۚۖ وَّ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۳﴾

پھر کیا تم اس وقت موجود تھے، جب یعقوبؑ اس دنیا سے رخصت ہو رہا تھا؟ اس نے
مرتے وقت اپنے بچوں سے پوچھا: "بچو! میرے بعد تم کس کی بندگی کرو گے؟"
ان سب نے جواب دیا: "ہم اُسی ایک خدا کی بندگی کریں گے جسے آپ نے اور آپ
کے بزرگوں ابراہیمؑ، اسماعیلؑ اور اسحاقؑ نے خدا مانا ہے اور ہم اُسی کے مسلم ہیں

**Were you witnesses when death appeared before Jacob? Behold, he said to his sons: "What will you worship after me?" They said: "We shall worship Thy god and the god of thy fathers, of Abraham, Isma'il and Isaac,- the one (True) Allah: To Him we bow (in Islam)."**

وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ ؕ يٰبَنِىَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿١٣٢﴾

## حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی وصیت

- ان دونوں جلیل القدر پیغمبروں نے الگ الگ اپنی وفات کے وقت اپنے بیٹوں کے بلا کر وصیتیں فرمائیں
- ان وصیتوں میں جو نصیحتیں کی گئیں ان میں سے دو اساسی باتوں کا یہاں ذکر کیا گیا ہے :

1. اے میرے بیٹو ! تم زندگی کے معاملات اور طرز عمل میں آزاد نہیں ہو کہ جس طرح چاہو زندگی گزارو بلکہ اللہ نے تمہارے لیے ایک دین اور ایک ضابطہ حیات چن لیا ہے تمہیں ہر معاملے میں اللہ کی ہدایت کو دیکھنا اور اسی کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنا اور سب کچھ اسی کے لیے قربان کرنا اور سپرد کر دینا ہے ( یہی دینِ اسلام ہے )
2. اس دین سے وابستگی زندگی کے کسی خاص دور کی چیز نہیں ہے بلکہ یہ پوری زندگی کا معمول ہے پوری زندگی اور زندگی کے سارے گوشے اسی دین سے عبارت ہوں گے ، اللہ اور اس کے دین کی اطاعت تم اپنی زندگی کے آخری سانس تک کرتے رہنا

أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ۙ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِىْ ؕ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ

- حضرت یعقوب علیہ السلام کو یہودیت کا پیروکار سمجھنے والوں کو دعوت فکر
- سکرات الموت کے وقت حضرت یعقوب علیہ السلام اور آپ کے بیٹوں کا یہ منظر ایک عظیم منظر ہے۔ یہ منظر ایک نہایت ہی نصیحت آموز، سبق آموز اور پر تاثیر ہے
- ان آیات میں بھی یہود و نصاریٰ اور مشرکین مکہ کی تردید ہے، جو اپنے آپ کو ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اولاد کی طرف منسوب کرکے کہا کرتے تھے کہ ان کا دین تھی یہودیت، نصرانیت یا بت پرستی تھا
- اہل کتاب سے یہ ایک سوال بھی، کہ تم سمجھتے ہو کہ تمہارے یہ بزرگ یہودی یا نصرانی تھے تو کیا تم اس وقت موجود تھے جب یعقوب نے اپنے بیٹوں سے یہ گفتگو کی، اسے یاد کرو اور بتاؤ کہ اس وقت انھوں نے اپنی اولاد سے یہودیت اور نصرانیت کا اقرار لیا تھا یا اسلام کا؟

والدین کو اولاد کے دینی مستقبل کی فکر ہونی چاہیئے

آئندہ کے حالات کی فکر مندی

انسان کی آخری وصیت توحید، خدا پرستی اور دین اسلام کی پیروی پہ مشتمل ہونی چاہیئے

تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۖ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُم مَّا كَسَبْتُمْ ۖ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٣٤﴾

تِلْكَ أُمَّةٌ - وہ ایک امت ہے

قَدْ خَلَتْ - جو گزر چکی ہے

خَلَا يَخْلُو ، خَلَاءً.. خالی ہونا،
گزرنا (وقت کے لحاظ سے)، تنہا ہونا

لَهَا مَا كَسَبَتْ - اس کے لیے ہے وہ جو اس نے کمایا

كَسَبَ يَكْسِبُ ، كَسْبًا کمانا، حاصل کرنا

وَلَكُمْ - اور تمہارے لیے

مَّا كَسَبْتُمْ - وہ جو تم نے کمایا

وَلَا تُسْأَلُونَ - اور تم سے نہ پوچھا جائے گا

عَمَّا (عَن مَّا) - اس کے بارے میں جو

كَانُوا يَعْمَلُونَ - وہ کیا کرتے تھے

تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۖ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُم مَّا كَسَبْتُمْ ۖ وَلَا
تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٣٤﴾

وہ کچھ لوگ تھے، جو گزر گئے جو کچھ انہوں نے کمایا، وہ اُن کے لیے
ہے اور جو کچھ تم کماؤ گے، وہ تمہارے لیے ہے تم سے یہ نہ پوچھا
جائے گا کہ وہ کیا کرتے تھے

**That was a people that have passed away. They shall reap the fruit of what they did, and you of what you do! Of their merits there is no question in your case!**

تِلۡكَ أُمَّةٞ قَدۡ خَلَتۡۖ لَهَا مَا كَسَبَتۡ وَلَكُم مَّا كَسَبۡتُمۡۖ وَلَا تُسۡـَٔلُونَ عَمَّا كَانُواْ يَعۡمَلُونَ ﴿١٣٤﴾

## پدرم سلطان بود کی گردان لاحاصل

- خطاب یہاں یہود سے ہے جو آبائی مفاخرت، نسلی عظمت، پیغمبر زادگی کے نشہ میں چور تھے
- کسی کے شخص یا گروہ کے اسلاف کتنے ہی مقرب بارگاہ کیوں نہ ہوں، ان پر فخر و مباہات کرنا بالکل بے معنی اور وہم و خیال ہے۔ اگر وہ صالحین میں سے تھے تو یہ ان کا مقام تھا
- یہ نظریہ غیر منطقی ہے کہ بزرگ اسلاف کی عبادتوں کا صلہ ان کی اولاد کو مل جائے گا۔
- ہر شخص کے لیے اپنا ایمان، اپنا عمل اور اپنی کمائی ہی کام آئے گی۔
- کسی سے کسی دوسرے کے اعمال کے بارے میں بازپرس نہیں ہوگی
- آباؤاجداد کے اعمال چاہے وہ اللہ کے نبی کیوں نہ ہوں اولاد کے کام نہیں آئیں گے۔

اسلام نے عمل کے بغیر محض بزرگوں کی نسبت سے فائدہ اٹھانے کی جڑ کاٹ دی ہے

# شخصی وذاتی ذمہ داری اور انفرادی مسؤلیت کی تعلیم اسلام کی امتیازی خصوصیات میں سے

- عیسائیوں کا "معصیت متوارث" Original Sin کا نظریہ
  - ⇦ جو معصیت حضرت آدم و حوا سے ہو گئی تھی وہ اولادِ آدم کے ہر فرد (مرد و عورت) میں منتقل ہوتی چلی آرہی ہے
- یہودیوں کا "نجات متوارث" Inherited Salvation کا نظریہ
  - ⇦ خدا اپنے اسم پاک کے طفیل میں اور بہ طور اپنے فضل کے، باپ کے حسنات اولاد کی طرف منتقل کرتا رہتا ہے
- اسلام کا نظریہ
  - ⇦ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ.. کوئی بوجھ اٹھانے والا اپنے سوا کسی دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا
  - ⇦ يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱتَّقُوا رَبَّكُمْ وَٱخْشَوْا۟يَوْمًا لَّا يَجْزِى وَالِدٌ عَن وَلَدِهِۦ وَلَا مَوْلُودٌ هُوَ جَازٍ عَن وَالِدِهِۦ شَيْـًٔا: اے لوگو! ڈرو اپنے رب سے اور ڈرو اس دن سے جس دن کوئی باپ اپنے بیٹے کے بدلے کام نہیں آئے گا اور نہ ہی کوئی بیٹا اپنے باپ کے بدلہ میں جزا پائے گا

وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ۭ قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًا ۭ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۳۵﴾

وَقَالُوْا كُوْنُوْا -اور انہوں نے کہا ہو جاؤ

هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى - یہودی یا عیسائی

تَهْتَدُوْا -تو تم لوگ ہدایت پاؤ گے

قُلْ بَلْ -آپ کہیئے (ہر گز نہیں) بلکہ

مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ- (پیروی کرو) ابراہیمؑ کے دین کی

حَنِيْفًا -یکسو ہوتے ہوئے

حَنِیْف کی تفصیل اگلی سلائیڈ میں

وَمَا كَانَ -اور وہ نہیں تھے

مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ -شرک کرنے والوں میں سے

وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ؕ قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًا ؕ
وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۳۵﴾

یہودی کہتے ہیں: یہودی ہو تو راہ راست پاؤ گے عیسائی کہتے ہیں:
عیسائی ہو، تو ہدایت ملے گی، اِن سے کہو "نہیں، بلکہ سب کو چھوڑ
کر ابراہیمؑ کا طریقہ اور ابراہیمؑ مشرکوں میں سے نہ تھا"

**They say: "Become Jews or Christians if you would be guided (To salvation)." Say thou: "Nay! (I would rather) the Religion of Abraham the True, and he joined not gods with Allah."**

وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ؕ قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًا ؕ وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۳۵﴾

- حنَفَ کے معنی ایک طرف جھکنا، میل رکھنا (حق کی طرف جھکنا، حق کی طرف میل رکھنا
- قرآن میں یہ لفظ ۱۲ مرتبہ آیا ہے اور دس مرتبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ کہ وہ حنیف تھے اور وہ شرک کرنے والوں میں سے نہ تھے
- حنیف ۔ برائی کو چھوڑ کر اچھائی کی طرف آنے والا، غلط راہ سے ہٹ کر سیدھی راہ پر آنے والا ۔ حنیف وہ شخص جو ہر طرف سے کٹ کر پوری یکسوئی کے ساتھ خدا کا ہو رہے صرف اسی کی طرف متوجہ ہو اور ہر قسم کے شرک سے بیزار ہو
- ملتِ حنیف ۔ وہ ملت جو "شرک" سے تجاوز کرتے ہوئے اس سے ہٹ جائے، شرک کو کلی طور پر چھوڑ دے (شرک سے غایت درجے تک بیزار ہو جائے) اور (اس کا ہر عمل) اللہ تعالیٰ (کی رضا کے حصول) اور اس کے لئے اخلاص پر مبنی ہو
- إِنِّي لَمْ أُبْعَثْ بِالْيَهُودِيَّةِ وَلَا بِالنَّصْرَانِيَّةِ , وَلَكِنِّي بُعِثْتُ بِالْحَنِيفِيَّةِ السَّمْحَةِ (مسند احمد) ۔ میں یہودیت اور نصرانیت نہیں بلکہ دین حنیفہ دے کر بھیجا گیا ہوں جو ایک آسان دین ہے

وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ؕ قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًا ؕ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۳۵﴾

## یہودیت اور نصرانیت کے برسرِ باطل ہونے پر مضبوط دلیل

- یہود کا کہنا یہ تھا کہ تم یہودیت اختیار کرلو تو راہ ہدایت پالوگے اور عیسائیوں کا کہنا تھا کہ عیسائی بن جاؤ تو ہدایت پالوگے
- اللہ نے یہاں ان دونوں دعوؤں کو جمع کرکے ان کی تردید فرمائی اور آپ ﷺ کو فرمایا کہ ان سے کہیں کہ آئیں ہم اور آپ سب اپنے اصل کی طرف واپس لوٹتے ہیں یعنی ملت ابراہیمی کی طرف جو ہمارے بھی باپ ہیں اور آپ کے بھی جدامجد ہیں اور اسلام کا منبع اور سرچشمہ ہیں
- **یہودیت** - اپنے اس نام اور اپنی مذہبی خصوصیات اور رسوم و قواعد کے ساتھ تیسری چوتھی صدی قبل مسیح میں پیدا ہوئی جبکہ **عیسائیت** - جن عقائد اور مخصوص مذہبی تصورات کے مجموعے کا نام ہے وہ تو حضرت مسیحؑ کے بھی ایک مدت بعد وجود میں آئے ہیں
- اگر نجات کا دارومدار یہودیت اور نصرانیت پر ہے تو ابراہیمؑ اور دوسرے انبیاء اور نیک لوگ جو ان مذہبوں کی پیدائش سے صدیوں پہلے پیدا ہوئے وہ آخر کس چیز سے ہدایت پاتے تھے؟

قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَ مَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ

قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ - تم کہو ہم لوگ ایمان لائے اللہ پر

وَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا - اور اس پر جو اتارا گیا ہم پر

وَ مَآ اُنْزِلَ - اور جو اتارا گیا

اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ - ابراہیم علیہ السلام کی طرف

وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ - اور اسماعیلؑ اور اسحاقؑ کی طرف

وَ يَعْقُوْبَ - اور یعقوب علیہ السلام کی طرف

وَ الْاَسْبَاطِ - اور ان کی نسل کی طرف

سَبط - بڑھنا اور پھیلنا
شاخدار درخت، قبیلہ

اسباط اولاد کی اولاد (پوتے، نواسے.. وغیرہ)

لیکن نواسے کے معنوں میں زیادہ مستعمل ہے

وَمَآ اُوۡتِیَ مُوۡسٰی وَعِیۡسٰی وَمَآ اُوۡتِیَ النَّبِیُّوۡنَ مِنۡ رَّبِّہِمۡ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَیۡنَ اَحَدٍ مِّنۡہُمۡ ۫ۖ وَنَحۡنُ لَہٗ مُسۡلِمُوۡنَ ﴿۱۳۶﴾

وَمَآ اُوۡتِیَ ۔ اور جو دیا گیا

مُوۡسٰی وَعِیۡسٰی ۔ موسیٰ ؑ اور عیسیٰ ؑ کو

وَمَآ اُوۡتِیَ ۔ اور جو دیا گیا

النَّبِیُّوۡنَ مِنۡ رَّبِّہِمۡ ۔ انبیاء علیہ السلام کو ان کے رب کی جانب سے

لَا نُفَرِّقُ ۔ نہیں ہم فرق کرتے

بَیۡنَ اَحَدٍ مِّنۡہُمۡ ۔ کسی ایک کے درمیان ان میں سے

وَنَحۡنُ لَہٗ ۔ اور ہم اس کے ہی

مُسۡلِمُوۡنَ ۔ فرماں بردار ہیں

قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَ مَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ
يَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ وَ مَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَ عِيْسٰى وَ مَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا
نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ وَ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿١٣٦﴾

مسلمانو! کہو کہ: "ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس ہدایت پر جو ہماری طرف نازل ہوئی ہے اور جو ابراہیمؑ، اسماعیلؑ، اسحاقؑ، یعقوبؑ اور اولاد یعقوبؑ کی طرف نازل ہوئی تھی اور جو موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور دوسرے تمام پیغمبروں کو اُن کے رب کی طرف سے دی گئی تھی ہم ان کے درمیان کوئی تفریق نہیں کرتے اور ہم اللہ کے مسلم ہیں

Say (O Muslims): "We believe in Allah, and the revelation given to us, and to Abraham, Isma'il, Isaac, Jacob, and the Tribes, and that given to Moses and Jesus, and that given to (all) prophets from their Lord: We make no difference between one and another of them: And we bow to Allah (in Islam)."

محمد اقبال

قُولُوٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَ مَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ.....

## امت مسلمہ کا موقف

- مسلمانوں کو بتایا گیا کہ اہل کتاب کی اس بات کا کہ یہودی یا عیسائی بن جاؤ، یہ جواب دو کہ ہم اللہ کی ہدایت کے مطابق اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور اس ہدایت پر ایمان رکھتے ہیں جو اللہ کی طرف سے ہمارے رسول ﷺ کے واسطے سے ہم پر اتاری گئی ہے
- اسی طرح ہم ایمان رکھتے ہیں اس ہدایت پر جو ابراہیم، اسمٰعیل، اسحٰق، یعقوب علیہم السلام اور ان کی اولاد کی مختلف شاخوں پر ان کے انبیاء کے واسطہ سے اتری ہے اور ہم ان کے درمیان کوئی تفریق نہیں کرتے
- ہم اسحاق و اسماعیل علیہما السلام میں کسی فرق کے قائل نہیں ہیں۔ اگر ہمارا رسول نسل اسماعیل علیہ السلام ہے تو اس کا مطلب ہر گز یہ نہیں کہ ہم حضرت اسحاق علیہ السلام کے خلاف ہیں
- جب کہ تم نے حضرت اسماعیل علیہ السلام اور ان کی اولاد سے معاندانہ رویہ اختیار کر رکھا ہے

رسولوں کے درمیان تفریق اور فضیلت میں فرق ہے !

فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

فَاِنْ اٰمَنُوْا - پس اگر وہ لوگ ایمان لائیں

بِمِثْلِ مَآ - اس کی مانند جیسے

اٰمَنْتُمْ بِهٖ - تم لوگ ایمان لائے

فَقَدِ اهْتَدَوْا - توانہوں نے ہدایت پالی ( ھ د ي )

اِهتَدَى يَهْتَدِي ، اِهْتِدَاءً - سیدھی راہ پانا، ہدایت پانا (VIII)

وَاِنْ تَوَلَّوْا - اور اگر انہوں نے منہ پھیرا

فَاِنَّمَا هُمْ - تو کچھ نہیں سوائے اس کے کہ وہ لوگ

فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

فِیْ شِقَاقٍ - مخالفت کرنے میں (اَڑے ہوئے) ہیں ( ش ق ق )

شَاقَّ يُشَاقُّ ، شِقَاقًا.. مخالفت کرنا، عداوت رکھنا ( III )

فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ - پس عنقریب کافی ہوگا آپ کو ان کے مقابلے میں اللہ

| فَسَيَكْفِيْكَهُمْ | |
|---|---|
| فَ | حرفِ عطف ( پس ) |
| سَ | حرفِ اسقبال ( عنقریب ) |
| يَكْفِي | فعل - كَفَى يَكْفِي ، كِفَايَةً کافی ہونا، کفایت کرنا |
| كَ | ضمیر ( آپ ) |
| هُم | ضمیر ( وہ ) |

وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ - اور وہی ہر حال میں سننے والا جاننے والا ہے

فَاِنۡ اٰمَنُوۡا بِمِثۡلِ مَآ اٰمَنۡتُمۡ بِهٖ فَقَدِ اهۡتَدَوْا ۚ وَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاِنَّمَا هُمۡ فِىۡ
شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكۡفِيۡکَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ؕ‏ ﴿۱۳۷﴾

پھر اگر وہ اُسی طرح ایمان لائیں، جس طرح تم لائے ہو، تو ہدایت پر ہیں، اور اگر اس سے منہ پھیریں، تو کھلی بات ہے کہ وہ ہٹ دھرمی میں پڑ گئے ہیں لہٰذا اطمینان رکھو کہ اُن کے مقابلے میں اللہ تمہاری حمایت کے لیے کافی ہے وہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے

**So if they believe as ye believe, they are indeed on the right path; but if they turn back, it is they who are in schism; but Allah will suffice thee as against them, and He is the All-Hearing, the All-Knowing.**

فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

## یہود و نصاری کے لیے نجات کی راہ

- یہود و نصاریٰ کے لیے یہاں ایک نمونہ دیا جارہا ہے کہ اگر وہ اسی طرح ایمان لے آئیں جس طرح اس نبی ﷺ کے ماننے والے ایمان لے کے آئے ہیں تو اس صورت میں وہ بھی ہدایت یافتہ شمار ہوں گے - ایمان لانے کا وہ نمونہ ہے کیا جس کی اہل کتاب کو دعوت دی گئی ؟
  - ⇦ انہیں بتایا جارہاہے کہ تم اس کلمے پہ ایمان لاؤ تو اس کے کچھ تقاضے ہیں
  - ⇦ اس نبی کے ماننے والوں کو دیکھو، اس جماعت کا ایک ایک فرد اس کلمے کی تصویر ہے
  - ⇦ انھوں نے پوری زندگی ایمان کے حوالے کردی ہے، اس سے بڑھ کر انہیں کچھ عزیز نہیں
  - ⇦ اگر ان کا دین ان سے مال مانگتا ہے تو یہ اپنا مال پیش کر دیتے ہیں
  - ⇦ دین ان سے ان سے وقت مانگتا ہے تو انھیں انکار نہیں ہوتا
  - ⇦ ان سے وطن کی قربانی مانگتا ہے تو وطن چھوڑ دیتے ہیں
  - ⇦ انھیں میدان جنگ میں بلاتا ہے تو جان نذر کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے

فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

- یہاں مسلمانوں کو بتا یا گیا کہ اسلام تو پوری زندگی بدلنے کا ایک معاملہ ہے، اسلام کے اندر گروہی تعصّبات کی کوئی جگہ نہیں لہٰذا انہیں یہ نسلی اور گروہی تصبات ترک کرنا ہوں گے
- اگر انہوں نے ایسا کیا اور اپنے آپ کو اللہ کے احکام کے مطابق اللہ کی رضا کے لیے اس کے سپرد کردیا تو یہ بھی وہی مقام پالیں گے جو اصحاب رسول کا ہے۔
- لیکن اگر یہ ایسا نہ کریں تو اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ ہٹ دھرمی اور ضد میں مبتلا ہو کر دشمنی اور مخالفت پر اڑے ہوئے ہیں۔ مسلمانوں کو کھلے ذہن کے ساتھ یہ بات تسلیم کرلینی چاہیے کہ ان کے ساتھ یکجائی تو دور کی بات ہے معمولی تعلق بھی رکھنا خطرے سے خالی نہیں
- آپ ﷺ کو بتا دیا گیا کہ آپ فکر نہ کریں، مداہنت (compromise) کی کسی دعوت کی طرف توجہ ہی نہ کریں آپ ان کی مخالفتوں سے مرعوب نہ ہوں اور ان کی دھمکیوں کا کوئی اثر نہ لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی حمایت کے لیے ان سب کے مقابلے میں کافی رہے گا۔ ان کی تمام سازشیں ناکام اور عزائم ادھورے رہ جائیں گے اور وہ آپ کو کوئی گزند نہیں پہنچا سکیں گے

صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۫ وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ﴿۱۳۸﴾

صِبْغَةَ اللّٰهِ - اللہ کا رنگ

صِبْغَة ۔ رنگ - رنگ کی ہیئت اور کیفیت کو صبغۃ کہتے ہیں

صَبَغَ یَصْبُغُ ، صَبْغًا ۔ رنگ دینا / لینا

اردو میں ۔ اصطباغ ، صبغۃ اللہ ( نام )

اصطباغ ۔عیسائیوں کی نومولود کو زرد رنگ کے پانی میں ڈبکی دے کے عیسائی بنانے کی رسم

وَمَنْ اَحْسَنُ - اور کون زیادہ اچھا ہے

مِنَ اللّٰهِ - اللہ سے

صِبْغَةً - بلحاظ رنگ کے

وَّنَحْنُ لَهٗ ۔اور ہم اس کی ہی

عٰبِدُوْنَ - بندگی کرنے والے ہیں

صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۫ وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ﴿١٣٨﴾

کہو: "اللہ کا رنگ اختیار کرو اس کے رنگ سے اچھا اور کس کا رنگ
ہو گا؟ اور ہم اُسی کی بندگی کرنے والے لوگ ہیں"

(Our religion is) the Baptism (color) of Allah: And who can baptize better than Allah? And it is He Whom we worship.

محمد اقبال

صِبۡغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنۡ اَحۡسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبۡغَةً ۫ وَّنَحۡنُ لَهٗ عٰبِدُوۡنَ ﴿۱۳۸﴾

## اہل کتاب کو دعوت

- اللہ کا رنگ اختیار کرو ! مراد ہے خالص ایمان اور توحید اپنانے کا عمل ۔
- اللہ کی تعلیم کو اپنی زندگی کا دستور العمل بنا لینا اور تمام انبیاء علیہم السلام کی صداقتوں کا اقرار کرنا ہی دراصل اللہ کا رنگ اختیار کرنا ہے
- یہ جو نو مولود کو تم رنگین پانی میں ڈبکی دے کے یہ سمجھتے ہو کہ اب اس سے گناہ دھل گئے ہیں اور اس پر عیسائیت کا رنگ چڑھ گیا ہے - یہ بالکل ایک بے بنیاد منطق ہے
- ان خرافات ، بیہودگی اور تفرقہ اندازی کے ظاہری رنگوں کی بجائے رنگ حقیقت ، رنگِ ہدایت اور رنگ الٰہی قبول کرو تاکہ تمہاری روح اور نفس ہر قسم کی آلودگی سے پاک ہو
- اگر لوگ خدائی رنگ قبول کر لیں یعنی وحدت ، عظمت ، پاکیزگی اور پرہیزگاری کا رنگ ، عدالت ، مساوات ، برادری اور برابری کا رنگ - توحید و اخلاص کا رنگ اختیار کر لیں تو اس سے تمام جھگڑے (جو کئی رنگوں میں اسیر ہونے کا سبب ہیں) ختم کر سکتے ہیں اور شرک ، نفاق اور تفرقہ بازیوں کو دور کر سکتے ہیں۔